رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے، جنوری ۱۹۱۶ء | نمبر ۱

گلدستۂ اخبار

کامرون میں کمپ جنوبی کو انگریزی فوج نے ایک اور شہر لے لیا۔ دشمن کی فوج اور سویلین فرار ہو گئے۔

حال ہی کی خبر ہے کہ روسیوں نے ہمدان کے جنوب مغرب میں پانچسو باغی (ٹرنڈمول دباغی سواروں) کو شکست دی درجنوں کو قتل کیا اور ان کے انباروں پر قبضہ کر لیا۔

چار تاریخ کی خبر ہے کہ ایک تیل کے جہاز پر سخت تصادم واقعہ ہوا جس سے بیس آدمی ہلاک ہو گئے۔

آسٹریلیا کی جمہوری سرکار اپنا ہی نقرئی سکہ مسکوک کرنے والی ہے۔

امریکن مسٹر فورڈ جو صلح کروانے امریکہ سے اپنے ہی خرچ اور انتظام پر آیا تھا اب بیمار ہو کر واقعہ انگلستان میں بیمار اور کامیابی سے نا امید ہوا۔

احاطہ بمبئی کی آبادی میں امسال ۲۳۶۳۱ فوتیدگیاں واقعہ ہوئیں یعنی ۴۲ر۱۷ فیصدی مقابل میں ۱۹۱۴ء کی ۳۱۸۵۴ بحساب فیصدی ۵۲ر۲۲ فوتیدگیوں کے۔ صحت امسال اچھی رہی۔

پنجاب ایرپلین فنڈ کا چندہ ۲۸۶۵۰ روپیہ ۲ر۳ پائی تک ہو چکا ہے۔

ہز ہائینس دی مہاراجہ آف میسور اور عملہ ۲۲ ماہ حال کو بمبئی تشریف لائینگے اور ماہ فروری کے آخر میں واپس جائینگے۔

منگل کے روز جاپانیوں کی فروخت ہوئی ہے۔ اس سے ۸۰۵ روپیہ ۵ پائی وصول ہوئے مقابل میں گذرے سال کے ۱۸۱۶ روپیہ ۳ کے۔

ہز ہائینس دی مہاراجہ آف میسور نے چھ ایمبیولنس کارٹ اور معہ بالوں کے ۳۶ دیں لائٹ کیوری کو نذر کئے ہیں جو ساتھ شکرانہ کے قبول ہو گئے ہیں۔

۱۲ دسمبر سے پہلے کی جمعرات کی رات کو برلن واقعہ جرمنی میں پانچ ہزار آدمی صلح کی حمایت میں فراہم ہوئے۔ اور سرکار سے خلاف کارروائی کرتے تھے پولیس نے انکو نہیں منتشر کر دیا۔

پیرس جرنل کا کارسپانڈنٹ مقیم دیلونا ایک افواہ بیان کرتا ہے کہ اسد پاشا نے آسٹرو بلگیرنس کے خلاف اعلان جنگ دیدیا ہے۔ اس کے پاس ۲۰ ہزار آدمی ہیں

روسی فوجیں فارس میں ایسی سمت میں آگے بڑھ رہی ہیں کہ آخرکار وہ برٹش کے ساتھ جو بغداد کی سمت کام کر رہی ہیں ملجائنگی

اُن پانچ لاکھ روپوں میں سے جنکا وعدہ ہز ہائینس دی مہاراجہ آف جیپور نے ہندو یونیورسٹی کو دینے کا کیا تھا دو لاکھ روپیہ ادا ہو چکے ہیں۔

تار برقیات

ڈوینسک کے گرد جنگ

کلکتہ ۵ جنوری ہسٹٹسمین کے کارسپانڈنٹ مقیمی کولمبو کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ جو روسی اخبارات کولمبو میں موصول ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو لڑائیاں ڈوینسک کے قریب ہوئی ہیں وہ اپنی پوری وسعت کو پہونچ چکی ہیں۔ جرمن افواج نے روسی مورچوں پر کئی مرتبہ سخت حملات کئے۔ مگر طاقتور روسی آتشبازی سے یا تو حملات موقوف کر دیئے گئے یا پسپا کر دیئے گئے۔ کیونکہ اب بندوقیں اور توپ خانے اور گولے بکثرت دستیاب ہوتے ہیں۔ جنگی کاموں کے لئے روسی قومی فوجوں کی نقل و حرکت کا یہ نتیجہ ہے کہ اب سامان جنگ میں کفایت شعاری کی ضرورت نہیں رہی۔ توپ خانہ سے بڑے موثر نتائج پیدا ہوئے ہیں۔ عملی طور پر جس قدر حملات جرمن نے روس پر کئے تھے وہ صرف توپ خانوں ہی کے ذریعہ پسپا کر دیئے گئے۔ اور صرف اسی وقت پیادہ فوجوں کو خندقوں میں سے وار کرنے کی فرصت پڑتی تھی جبکہ کوئی تنگ موقعہ آن پڑتا تھا اس سے یہ نتیجہ ہوا کرتا تھا کہ روسی لوگ خفیف نقصان برداشت کر کے جرمنی کے حملوں کو پسپا کر دیا کرتے تھے۔

ان متفرق علاقوں اور احکامات سے جو جرمن مقتولین یا اسیروں کے پاس سے ملے ہیں۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ یہ ناکام حملہ کے بعد نوسہ وار کا نڈینگ جنرل لرگوں کو یا تو موقوف کر دیا تھا یا ان کی جگہ اور آدمی معین کر دیا کرتا تھا۔ اس تجویز کے مطابق اس فوج کی کمانڈ جو ڈوینسک پر حملہ آور ہوتی رہی عنقریب چار مرتبہ متبدل ہوتی رہی آخری حملہ جرمن فوج نے جھجکتے جھجکتے کیا تھا۔ روسی خبر کے مطابق تین ڈویژنوں نے روسی مورچوں پر چڑھائی کرنے سے انکار کر دیا تھا ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا گیا تھا اور بہت سے سپاہیوں کو اسی جگہ گولی مار دی گئی تھی۔ مگر جب جرمنی سے نئی فوج کی امداد آ گئی تھی تو باغیوں نے حملہ کرنا قبول کر لیا۔ مگر جب حملہ آور فوج کی قطار نزدیک ترین کی روسی خندقوں کے پاس پہونچی تو ان میں سے نصف سے زیادہ کام آ جانے کے بعد باقی ماندہ ٹھہر گئے اور ہتھیار ڈال دیئے اور آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ جرمنوں نے اپنے توپ خانوں کی قطار چھوٹی کر دی اور شارپنل اور شیل کے گولے اپنی ہی فوج میں چلانے لگے۔ تاکہ ان پر اس سے دباؤ پڑے۔ لیکن خوفزدہ جرمن محفوظ فوج پھر بھی مستعد جنگ نہیں ہوئی۔ اور یہ حملہ مثل دیگر اسی قسم کے حملات کے ناکام رہا۔

سالونیکا میں سراغرسانی کا سلسلہ

لنڈن ۳ جنوری سالونیکا۔ اتحادیوں نے ایک غیر جانبدار قنصل کو گرفتار کیا ہے جس نے ہلکا اپنا جرمن نام رکھا ہوا تھا۔ یہ بھی رپورٹ ہے کہ جو کاغذات آسٹروی اور جرمنی قنصلوں کے دفتر میں سے ضبط کئے گئے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ وہی شخص جاسوس ہے۔ یونانی گورنمنٹ نے اس عمل پر اعتراض کیا ہے۔ اور ان یونانیوں کی گرفتاری پر بھی جو جاسوس کے اشتباہ میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

سالونیکا کا ایک تار مظہر ہے کہ اتحادیوں نے ان جرمن اور آسٹروی مستورات کی جو قہوہ خانوں میں ملازم ہیں اور نیز جرمن۔ آسٹروی۔ ترکی اور بلغاری معدودہ آدمیوں کی گرفتاری کا حکم دیدیا ہے۔ جو خاص سیاسی امور میں دخل رکھتے ہیں۔

روز کا دن بڑی عمدگی سے منایا گیا اور فرانسیسی انگریزی اور یونانی افواج باہمی یکدل جس عزن اور خوشی کے ساتھ مبارکبادیاں دی گئیں اور بڑے پر اثر میلے ہوتے رہے۔

لنڈن ۳ جنوری سالونیکا سے پیرس کا ٹیلیگرام راوی ہے۔ کہ دشمن کی رعایا کی گرفتاری جاری ہے اور اتحادیوں نے تمام شہروں میں سے اس قسم کی رعایا کا صفایا کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ ان کو اتحادی جہازوں میں سوار کر کے لے جائیں گے۔

روسی گرانڈ ڈیوک بورس کی آمد سے جس کی بابت رپورٹ ہے کہ وہ کسی خاص مشن پر آیا ہوا ہے۔ شہر میں بڑا جوش پھیلا ہوا ہے۔

مغربی رزمگاہ

دہلی ۳ جنوری ذیل کا تار مورخہ ۳ جنوری سکرٹری آف سٹیٹ کی جانب سے حضور ویسرائے کو پہونچا ہے۔

برٹش رپورٹ دیتے ہیں کہ ایک چھوٹے سے جرگہ نے آرمنٹیرس کے نزدیک جرمن ذخیرہ کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور دشمن کے بہت سے مار کر خود صحیح سلامت واپس آئے ان میں صرف چند آدمی زخمی ہوئے دشمن نے ہو نہر وارن ریڈاوٹ کے نزدیک ایک سرنگ اڑا دی جس سے ہم کو کچھ نقصان نہیں ہوا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

بائیبل اور دیگر کتب کی وجہ اختلاف

جب ہم بائیبل کا مقابلہ دیگر کتابوں سے کرتے ہیں جن کی بابت یقین کیا جاتا ہے کہ وہ بھی الہام سے ہیں تو ہمیں ذیل کی باتیں نظر آتی ہیں (۱) بائیبل تمام دیگر کتب سے اس امر میں مختلف ہے۔ کہ وہ بالکل خدا سے معمور اور مملو ہے۔ بائیبل کے انبیاء اور رسل کی زبان سے الٰہی خیالات کا نفاذ ہوتا ہے۔ اس کی پیشین گوئیاں ایسی ایسی عمیق اور دقیق پُر اسرار باتیں اور حقیقتیں ظاہر کرتی ہیں جو طاقت بشری سے بالکل علیحدہ اور بلند و بالا بلکہ بالکل ناممکن الوقوع معلوم پڑتی ہیں۔ جن کو خود خدا ہی ظاہر کر سکتا ہے۔ بائیبل کی تاریخ دیگر تاریخی کتابوں سے متفرق اور مختلف ہے۔ کیونکہ ان کے پس پشت خدا اور انسانی زندگی کے تمام ظہورات کی تہ میں محبت الٰہی دکھائی دیتی ہے۔ بائیبل کی تاریخ کے ہر پہلو میں الٰہی ارادہ اور ترتیب پائی جاتی ہے۔ مگر برعکس اس کے دوسری تواریخیں قوموں اور بادشاہوں کی لڑائیوں ان کی شکست و نصرت ان کی کمزوری اور طاقت۔ اور بہادروں کے کارنامے ہی پیش کرتی ہیں۔ تاریخ بائیبل میں نہایت ہی عجیب و غریب اور پُر راز ژرف نگاہی کے ساتھ ہر پہلو سے اپنے مدعا اور مطمح نظر کی طرف ایسا صاف اشارہ پایا جاتا ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا یہ تاریخ ہر جگہ خدا کو انسانی نظروں کے سامنے رکھتی اور اس کی پدرانہ شفقت کو بنی آدم پر منکشف کرتی ہے (۲) اس کتاب کے اندر ایک مخفی طاقت بھری ہوئی دکھائی دیتی ہے جو انسان کی زندگی کے ہر قدم پر اس کو ادنےٰ اور کمینہ زندگی سے اعلےٰ اور شریف زندگی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اور جوں جوں آدمی اس کتاب کا مطالعہ کرتا ہے۔ اسی قدر وہ اپنے گناہوں سے اور بگڑی ہوئی حالت سے بخوبی آگاہ ہوتا جاتا ہے ناپاکی اور ناراستی سے نفرت اور راستبازی و صداقت کے لئے دلوں میں پُر زور تحریک اور خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور ساری تاریخ اور تعلیم میں روح القدس کی روحانی قدرت کا ظہور اور اثر ذہن میں محسوس ہوتا ہے۔ (۳) جب ہم انبیاء و رسل اور مزامیر نویسوں کے دل کو دیکھتے اور ان کی طبیعت پر بنظر امعان و دقت غور کرتے ہیں تو صاف واضح ہوتا ہے کہ وہ اپنی کمزوری اور ناقابلیت کا پورا پورا اقرار کرتے اور برملا کہتے ہیں ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ ہماری اپنی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی "بلکہ وہ روح القدس کی تحریک کے سبب خدا کی طرف سے بولتے تھے"۔ ہمارے اندر یہ تحریک خدا کی جانب سے ہوئی ہے۔ اور ہم اس کی ہی زیر ہدایت کلام کرتے ہیں وہ اپنے آپ کو خدا کے کلام سے علیحدہ قرار دیتے ہیں۔ وہ اپنے اندر الہام کا تصور رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ خدا ہی ہمیں اس معاملہ میں اٹھائے لئے جا رہا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ بالخصوص نئے عہدنامہ کے مصنفوں میں کہ وہ اس قسم کی آگاہی اور احساس کا ذکر بھی نہیں کرتے۔ مثلاً انجیل نویس اور اعمال رسل کا مصنف جس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ الہامی مصنفوں کے دل میں اس قسم کی آگاہی اور احساس کا ہونا الہام کا لازمی جزو نہیں ہے بلکہ ممکن ہے کہ کوئی منجانب اللہ الہام حاصل کرے مگر اسے اس کی خبر تک بھی نہ ہو (۴) روح القدس کی رہنمائی اور ہدایت اور یاد دہانی میں یہ امر بھی شامل ہے کہ الہامی مصنف ہر قسم کی تاریخی یا علمی امور کی تحریر میں خفیف سے خفیف غلطی میں پڑنے سے بھی محفوظ اور مامون رہے ہیں۔ حاصل کلام یہ ہے کہ ان چند امور کو مدنظر رکھنے سے بائیبل کے الہامی ہونے کی بابت ایک گونہ صحیح تصور باندھا جا سکتا ہے۔ اور اس اعتقاد پر کہ بائیبل خدا کے الہام سے قلمبند ہوئی ہے۔ خاصی روشنی پڑ سکتی ہے۔

بائیبل میں الٰہی عنصر

گزشتہ ہفتہ کے پرچے میں ہم نے بتایا تھا کہ بائیبل کے الہام میں انسانی عنصر کثرت پایا جاتا ہے۔ اس وقت بالاختصار ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ جہاں بائیبل کے الہام میں انسانی عنصر کے ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا وہاں الٰہی عنصر بھی مثل آفتاب نصف النہار تاباں اور درخشاں ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم الٰہی پہلو کو بھی نظر انداز نہ کریں لیکن اس بات کو ضرور مدنظر رکھنا چاہئے۔ کہ بائیبل کے اندر ہم الٰہی اور انسانی عنصروں کے درمیان کوئی حد فاصل معین نہیں کر سکتے۔ اور کتاب مقدس کے کسی حصہ کے بارے میں یہ کہنے کے مجاز نہیں ہیں کہ یہ حصہ انسانی ہے۔ اور وہ الٰہی ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے یہ بھی روشن ہے کہ اس کے بعض حصوں میں مثلاً عہد جدید میں الٰہی پہلو زیادہ نظر آتا ہے

اور بعض بعض حصوں میں جیسے عہد عتیق کی تاریخی کتابوں میں انسانی عنصر زیادہ معلوم پڑتا ہے۔ مگر نفس الامر میں روشنی اور نور واحد ہے۔ جو انسانی اور الٰہی عناصر میں برابر اپنا انکشاف کرتی ہے۔ ہاں اتنا تو ضرور ہے کہ بعض حصص کلام الٰہی میں یہ نور اپنی پوری پوری شان وجمال سے روشن اور درخشاں ہوتا ہے ایسا کہ بعض اوقات اُن کی طرف نظر کرنے سے ہماری آنکھوں میں چکا چوندھی آجاتی ہے۔ لیکن بعض حصوں میں اُس کی صرف ہلکی سی جھلک ہی نظر آتی ہے۔ اور انسانی دماغ کے سامنے بجلی کی طرح ایک لحظہ کے لئے چمک کر مخفی ہو جاتی ہے۔

کلام مکتوب اور کلام مجسم

جس طرح بائبل کلام الٰہی مکتوب ہے اسی طرح مسیح کلام الٰہی مجسم ہے۔ جس طرح کلام الٰہی مکتوب یعنی بائبل کے اندر الٰہی اور انسانی ہردو عناصر موجود ومتحد ہیں۔ اسی طرح کلام الٰہی مجسم یعنی مسیح میں الٰہی اور انسانی عناصر موجود اور متحد ہیں۔ یہ دونوں مکاشفے خدا نے انسان ہی کے ذریعہ سے اور انسانی ہی صورت میں انسان کو عطا فرمائے۔ تاکہ اپنی گوناگوں رحمت اور محبّت کو اس گنہگار اور ضعیف البنیان انسان پر ظاہر اور موثر کرے۔ اس لکھے ہوئے کلام میں روح القدس ناکامل انسانی ذہنوں اور ناکامل انسانی زبان کے توسّل سے اپنے آپ کو آشکار اور ہویدا کر رہا ہے۔ اور اس کلام مجسم میں الوہیت کا سارا کمال اپنے پُر قدرت کرشمے اور غیر مرئی اور غیر محسوس عالم کے مکاشفے جلوہ گر ہو رہے ہیں اور معہٰذا انسانیت اپنی کمزوری اور تکان اور بھوک اور پیاس کے وسیلہ اپنا اظہار کر رہی ہے۔ بائبل میں الٰہی عنصر اخلاقی تعلیم اور نبوت اور مکاشفہ اور الٰہی طریق النجاۃ میں بوجہ اتم واولیٰ نمایاں ہے۔ اور انسانی عنصر اپنے پورے زور کے ساتھ انسانی جذبات اور بے صبری۔ اور خوف کی حرارت۔ مایوسی اور کم دلی کی برودت کی حالت میں دکھائی دے رہے ہیں۔ کلام مکتوب میں مکاشفہ اور نبوت اور نیکی اور شرافت کے الٰہی اسباق معمولی سوانح عمریوں اور نسب ناموں اور تاریخی واقعات ایسے طور پر مخلوط ہیں کہ "وہ تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہو۔ تاکہ مرد خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے بالکل تیار ہو جائے"۔

ہندوستان کی پریسبٹیرین کلیسیا کی جنرل اسمبلی

ہندوستان کی پریسبٹیرین کلیسیا کی جنرل

اسمبلی کا اجلاس ماہ گذشتہ کی ۳۰ تاریخ سے فورمن کرسچن کالج لاہور کے ہال میں بڑے آب وتاب سے ہوتا رہا۔ ڈاکٹر جے سی آر ایوینگ صاحب پرنسپل کالج مذکور اور پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر صدر مجلس تھے سہارنپور کی تھیولاجیکل سیمنری کے پرنسپل پادری ایچ سی ویلیٹی صاحب نے بڑی اطمینان بخش مالی رپورٹ دی۔ تمام پریسبٹیریوں اور سنڈوں کی طرف سے تمام اقسام کے چندے باقاعدہ پہونچتے رہے۔ ایک نئی قسم کا لگان مقرر کیا گیا جس کے ذریعہ سے متعدد پریسبٹریاں مطابق اپنی اپنی تعداد نمائندگان کے جنرل اسمبلی کو بھیجنے کی مجاز ہونگیں۔ پریسبٹریاں جو کچھ مشنری کام کر رہی ہیں اُن کا مفصّل بیان جنرل اسمبلی کے کلرک ڈاکٹر سٹیل صاحب نے پڑھ کر سنایا ہندوستان میں پریسبٹیرین کلیسیا کی جانب سے کلیسیائی اتحاد کی خاطر جو کچھ کوشش اور کام ہو چکا اور تا حال ہو رہا ہے اس کی رپورٹ اندور کے ڈاکٹر ڈبلیو اے ولسن صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ اگرچہ گذشتہ چند برسوں میں اس کام میں بہت ترقی تو نہیں ہوئی مگر پھر بھی جو کچھ ہوا وہ نہ ہونے سے بہتر ہے۔ اس مرحلہ کو طے کرنے کے لئے اس کلیسیا کے نمائندگان بڑی جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ اب تک ہندوستان کی پانچ کلیسیائیں مسیح کے بدن میں شریک ہو گئی ہیں مگر انگریزی کلیسیاؤں کی طرف سے اس معاملہ میں بہت کم اُمید نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر ولسن صاحب کے بعد اسمبلی نے اس صیغہ کارروائی میں اور زیادہ کوشش کرنے پر اتفاق رائے ظاہر کیا۔

پبلیکیشن نے رپورٹ دی کہ پریسبٹیرین کلیسیا کے آرگن "انڈین سٹینڈرڈ" کا جو قرضہ تھا وہ اب بالکل بے باق ہو گیا ہے۔ موڈریٹر صاحب نے اسبات پر زور دیا کہ کلیسیا کا ہر ایک ممبر اس میگزین کا خریدار بنے اور ضرور بنے۔ اس کے علاوہ اور بھی کارروائیاں عمل میں آئیں جن کی بابت اگر ممکن ہوا تو بعد میں اطلاع دی جائے گی +

فرقہ صابئین

لاہور کے بشپ صاحب نے جو تھوڑا عرصہ ہوا کہ میسوپوٹیمیہ کے میدان جنگ کی سیر کر کے واپس آئے ہیں اپنے ماہواری بشپی رسالہ "لاہور ڈایوسیس میگزین" میں فرقہ صابئین کے بارے میں جو اُن کے خیال کے مطابق صرف میسوپوٹامیہ ہی میں پایا جاتا ہے۔ بڑا دلچسپ بیان درج فرمایا ہے۔ اُن کی قطع وضع اور پوشش عموماً عربوں جیسی ہے۔ یہ لوگ بڑے مہمان نواز ہوتے ہیں۔ صابر اور مہربان طبیعت رکھتے ہیں اُنکا ذکر آپ اس طرح فرماتے ہیں کہ ایک چھوٹا سا مذہبی فرقہ ہے

میسوپوتامیہ میں اُن کی تعداد قریباً صرف دو ہزار کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم دنیا کی سب سے قدیم قوم کی نسل ہیں۔ اور کہ ہم وہی زبان بولتے ہیں جو آدم اور حوا باغ عدن میں بولا کرتے تھے یعنی سُریانی یہ لوگ کسی زمانہ میں دمشق کے شمال میں کسی جگہ رہتے تھے۔ وہاں سے نقل مکانی کرکے فارس میں آئے یہاں سے ستائے جاکر وہ میسوپوتامیہ میں آکر مسکن گزین ہوئے۔ یہاں بھی اُن کو آرام نہ ملا۔ ترکوں نے اُن کو ستانا شروع کیا۔ اُن کو یہاں پر نہ تو تجارت کی اجازت تھی اور نہ ہی کھیتی باڑی کرنے کی۔ صرف دھات کی ایک چیز بناکر اپنا پیٹ پالا کرتے تھے۔ یعنی چاندی کی سرمہ دانی یہ سرمہ دانی نہایت ہی خوبصورت ہوتی ہے۔ اور جب سے انگریزوں کا قبضہ اس جگہ ہوگیا ہے تب سے اُس کی بڑی مانگ ہوتی ہے۔

چونکہ وہ لوگ یوحنا اصطباغی کے پیرو ہیں۔ اس لئے وہ اپنی رسمیات میں پانی بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ بچوں کو وہ بپتسمہ دیتے ہیں۔ اور نجات کے لئے بپتسمہ کو لازمی تصور کرتے ہیں۔ جو لوگ بپتسمہ پائے بغیر مرجاتے ہیں وہ دوزخ کو جاتے ہیں۔ بہتے پانی میں غوطہ سے بپتسمہ دیتے ہیں۔ چوپایہ جانوروں میں سے وہ لوگ صرف نر بھیڑ کا گوشت کھاتے ہیں کثرت ازدواجی اُن کے ہاں معیوب نہیں ہے لہذا جاری ہے۔ مگر ان کے پادریوں کو صرف دو بیویاں ہی کرنے کا مجاز ہے۔ ان کے پادری دو قسم کے ہوتے ہیں یعنی بیاہے ہوئے اور بے بیاہے۔ شادی شدہ اور مجرد۔ موخرالذکر پادری بپتسمہ تو دے سکتے ہیں۔ مگر بال بچے دار پادری ہی صاحبین کی شادی کی رسم ادا کرسکتے ہیں۔ پادریوں کے بیٹے پادری ہی ہوتے ہیں۔ اور پادری کے فرائض ادا کرسکتے ہیں لیکن وہ دیگر پیشے بھی کرسکتے ہیں اور کرتے بھی ہیں۔ اور اپنے پادریانہ اختیارات کو معرض التوا میں بھی رکھ سکتے ہیں۔ پُرانے عہدنامہ کی اُن کو قدرے واقفیت ہے۔ مگر نئے عہدنامہ میں سے وہ صرف انہیں حصّوں کو تسلیم کرتے ہیں جن میں یوحنّا اصطباغی کا ذکر رہتا ہے۔ ان مقدس کتاب بالکل علیحدہ ہے۔ جس کا لب ولہجہ جہاں تک کہ بشپ صاحب نے سُنا

اِطلاع ضروری

حسب معمول اپنے اور اپنے خریداروں کے فایدہ اور آسانی کے لئے ہم ہم فروری ۱۹۱۶ء کو اخبار اُن صاحبوں کے نام جن کا چندہ بابت سن ۱۹۱۶ء وصول نہیں ہوا وی پی بھیجیں گے۔ وی پی کے بھیجنے اور وصول کرنے میں کوئی بے عزتی نہیں بلکہ آسانی ہے۔ منی آرڈر کرانے کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی۔ چونکہ قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے۔ اس لئے جن صاحبوں کی طرف سے ۱۹۱۶ء کا چندہ وصول نہیں ہوگا اُن کا اخبار بند کردیا جائے گا۔

مینیجر نور افشاں

اُن کے بیان کے مطابق وہی ہے جو اپاکرفا کتابوں کے بعض حصص کا ہے۔

مقدّس ثالوث کے بارے میں اُن کا خیال

بشپ صاحب موصوف کے مضمون محولہ بالا میں اُن کے اس عقیدہ کی بابت بھی تھوڑا بیان درج جو وہ ثالوث مقدس کے بارے میں رکھتے ہیں بشپ صاحب نے جب اُن سے سوال کیا کہ کیا آپ لوگ خدا کی وحدانیت کی بابت ویسا ہی خیال کرتے ہیں جیسا کہ محمدی لوگ سمجھتے ہیں تو اُنہوں نے جواب دیا کہ نہیں اور بلا توقف بول اُٹھے کہ ہم ایسے خدا کو مانتے ہیں جو شخصیت میں تین اور ایک خدا ہے۔ انہوں نے ہمارے خداوند اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کچھ اس طریق سے گفتگو کی پہلے تو بشپ صاحب اور اُن کے اخبار یہ سمجھے کہ گویا تثلیث مقدس کے دو اقنوم ہمارا خداوند اور یوحنا بپتسمہ دینے والا ہی ہیں۔ مگر جب بڑی خبرداری سے سوال کیا گیا تو اُنہوں نے اس امر سے انکار کیا اور کہا تثلیث میں تین اقانیم ہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ وہ تین اقانیم کون ہیں اس عقیدہ کو بیان کرنے میں اُن کے سردار پادری نے یکے بعد دیگرے تین انگلیاں اُٹھائیں اور پھر اُن کو باہم ملاکر بولا تین اور ایک۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے کی پیدائش

یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت اُن کا عقیدہ ہے کہ وہ بغیر باپ کے اپنی والدہ الیشبع سے پیدا ہوا اور وہ اس کا استدلال یوں کرتے ہیں۔ کہ یوحنّا اصطباغی کی والدہ الیشبع اس قدر بوڑھی اور ضعیف تھی کہ طبعی طور پر اس کے ہاں بیٹا پیدا ہونا ہی ناممکن تھا۔ وہ مانتے ہیں کہ مسیح کنواری سے پیدا ہوا تھا۔ اور کہتے ہیں کہ یہ دونوں یعنی مسیح اور یوحنّا اس معنی میں خدا کے بیٹے ہیں کہ جس معنی میں کوئی اور مخلوق خدا کا بیٹا نہیں ہے اور نہ ہوسکتا ہے۔ ظاہر ہیں وہ محمد

کی تعظیم کرتے ہیں۔ مگر جب ان سے استفسار کیا گیا کہ ان دونوں میں سے بڑا کون ہے۔ محمدؐ یا یسوع تو جواب دیا کہ جو دنیا میں پہلے آیا وہ ہی بڑا ہے۔

بشپ صاحب فرماتے ہیں کہ چونکہ ہمارے درمیان ترجمان تھا۔ اور براہ راست ہم اُن سے باتیں نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے گناہ جیسے بھاری مسئلہ پر اُن کے ساتھ گفتگو کرنا اور اُن کا صحیح خیال معلوم کرنا کہ آیا وہ گناہ کو اخلاقی ذہنی مانتے ہیں۔ یا رسمی ایا کی نہایت دشوار تھا۔ غالباً دونوں باتیں شامل ہیں۔ جو نہایت دلچسپ بات ہماری گفتگو سے پیدا ہوئی وہ بپتسمہ اور گناہ کا باہمی تعلق ہے۔ جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے تو وہ پادری کے پاس جاتا ہے۔ اور گناہ کا پورا پورا اقرار کرتا ہے۔ تب پادری اس کو دریا پہ لے جاتا اور از سر نو بپتسمہ دیتا ہے۔ اُن کا خیال یہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح اور یوحنا ہر دو بگناہ ہیں۔

۱۹۱۵ء و ۱۹۱۶ء کا سرکاری میعادی قرضہ

آٹھ ماہ گزشتہ کا سرکاری گیزٹ جو دہلی میں شائع ہوا اوس سے کہ جس قدر درخواستیں ۱۹۱۵ء و ۱۹۱۶ء کے چار فیصدی میعادی قرضہ کے متعلق بذریعہ پوسٹ آفس موصول ہوئیں اُن کی تعداد ۶۴۷۳ تھی۔ ان کل درخواستوں میں جس قدر قرضہ دینے کی درخواست کی گئی تھی اس کی مقدار ۴۳۹۵۰۰۰ روپیہ کی تھی۔ اس تعداد میں اُن زیادہ دور افتادہ پوسٹ آفسوں کی رپورٹیں شامل نہیں ہیں جو دیر بعد موصول ہوئیں جن سے اصل اعلان شدہ رقم میں ایک نمایاں اضافہ ہوا ان درخواستوں کو بھی شامل کر کے کل تعداد درخواستوں کی ۲۵۴۴ ہو گئی اور کل رقوم اُن کی ۴۹۹۰۴۰۰ روپیہ تک پہنچ گئی۔ درخواستوں کے بارے میں مزید تفصیلات ذیل میں درج ہیں۔

جس قدر رقوم کے لئے درخواستیں گذاری گئیں وہ ۱۷۸۲۰۰۰ ہیں اور جو موجودہ سیونگ بنک اکاونٹس سے نکالی گئیں۔ باقی ماندہ رقوم نئی درخواستوں کی تھیں۔ یورپینوں کی طرف سے کل ۲۱ لاکھ روپیہ اور ہندوستانیوں کی طرف سے ۲۶ لاکھ روپیہ کی درخواستیں۔ بقایا تین لاکھ روپیہ بنکوں اور عوام الناس کی جانب سے آیا۔ ۵۰۰ روپیہ تک کی درخواستوں کی رقم ۹ لاکھ روپیہ ۵۰۰ روپیہ سے زیادہ اور ایک ہزار روپیہ تک کی درخواستوں سے ۹ لاکھ روپیہ اور ایک ہزار سے زیادہ اور دو ہزار روپیہ تک کی درخواستوں سے ۱۱ لاکھ روپیہ۔ دو ہزار سے زیادہ کی درخواستوں سے ۴۲ لاکھ روپیہ وصول ہوئے۔ ۵۰۰ سے زیادہ درخواستوں میں کم از کم سو روپیہ تک کی درخواست تھی۔ ۷۷۸۰۰ روپوں کی درخواستوں کی تعداد ۳۶۶۹ تھیں۔ اور یہ سب مستورات کی جانب سے آئیں۔ جن میں سے ۲۹۴۱۰۰ روپوں کی ۳۰۲ درخواستیں ہندوستانی خواتین کی تھیں۔

احاطہ بمبئی سے ۱۵۷۵۵۰۰ روپیہ بنگال احاطہ (بشمولیت آسام) ۷۸۰۳۰۰ روپیہ صوبجات متحدہ ۶۵۵۶۰۰ روپیہ۔ پنجاب (بشمولیت شمال مغربی سرحدی صوبجات اور بلوچستان) ۶۳۲۵۰۰ روپیہ۔ احاطہ مدراس (جس میں راجپوتانہ اور وسط ہند شامل ہیں) ۴۰۳۰۰ روپیہ۔ بہار اور اڑیسہ ۲۰۹۸۰۰ روپیہ۔ برہما ۱۵۷۹۰۰ روپیہ۔ میزانکل ۴۹۹۰۴۰۰ روپیہ

تصحیح

ناظرین اخبار نور افشاں سے درخواست ہے کہ کرسمس نمبر میں آخری صفحہ پر جو پادری آر ایم واعظ صاحب کی غزل میں جو آخری تین ابیات درج ہیں وہ اس غزل سے تعلق نہیں رکھتے۔ کاتب کی غلطی سے مسٹر واعظ کی دوسری غزل سے یہاں درج ہو گئے ہیں۔ اور نیز نئے سال کے پرچے میں جو ۳۱ دسمبر کو شائع ہوا اُس میں آنجناب کے مضمون کے نیچے آپ کے نام کے ساتھ لفظ پادری کا جو درج ہے وہ بھی کاتب کی غلط فہمی سے درج ہو گیا۔ یہ دراصل اُس نے آپ کی عزت افزائی کی تھی۔ مگر نامناسب اور غیر موزوں بڑی اور خلاف قاعدہ ہوئی اس سے غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ کہ مسٹر واعظ صاحب گویا اپنے منہہ میاں مٹھو بننا چاہتے ہیں۔ سو یہ ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ اُن کی اپنی قلم سے پادری کا لفظ لکھا ہوا نہیں ہے۔ امید ہے کہ ناظرین اس کی صحت کریں گے۔ معہذا نئے سال کے پرچہ میں صفحہ ۲ پر الفاظ "تلت مثلاً" کے بجائے "تثلیث مثلاً" پڑھنا چاہئے۔ ث کے نقطے کتابت سے رہ گئے ہیں۔

گزشتہ نصف سال میں بنگال بنک کو

۲۴۶۶۸۲۸ روپیہ ۱۱ آنہ ۷ پائی کا منافع رہا جس میں سے ۱۶ فیصدی سالانہ کے حساب سے ۱۶۰۰۰۰۰ روپیہ حصہ داران کو دیا گیا۔ پنشن فنڈ میں ۵۰۰۰۰ روپیہ ریزرو فنڈ میں ۴۰۰۰۰۰ روپیہ اور آئندہ حساب میں ۴۱۶۸۲۸ روپیہ ۱۱ آنہ ۷ پائی درج کیا گیا۔

مراسلات

نوروز

جب ہم نیا سال کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس روز دنیا پر کوئی نیا سورج طالع ہوتا ہے یا ہمارا کرۂ زمین بدل جاتا ہے۔ بلکہ اس سے مراد حدوث زمانی ہوتا ہے۔ یا یوں کہیں کہ ہماری زمین کا آفتاب کے گرداگرد ایک سالانہ چکر ختم ہو جاتا ہے اور دوسرا شروع ہو جاتا ہے۔ گو اس چکر کی نوعیت میں کوئی جدت نہیں ہوتی۔ لیکن اس کا موقعہ ضرور نیا ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ہم کسی شے کو نئی کہتے ہیں تو اس سے ہماری یہ مراد نہیں ہوتی کہ اس کی علت مادی نئی ہے۔ بلکہ اس وقت ہماری غرض اس کی علت صوری کی تجدید سے ہوتی ہے۔

نوزائیدہ بچہ پیدا ہونے کے وقت ہی ہستی میں نہیں آتا۔ یا بوقت تولید ہی زندہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا وجود پیدائش سے پیشتر بھی موجود ہوتا ہے۔ اور اسی لئے ہم اس کی نئی تخلیق نہیں بلکہ نئی تولید کہتے ہیں۔ یعنی وہ موجود تو پہلے بھی ہوتا ہے۔ مگر وہ پہلے بطن مادر میں ایک اور طرز کی زندگی بسر کرتا ہے۔ جو پیدائش کے بعد کی زندگی سے مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے پیدائش کے وقت سے اس کی نئی طرز کی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ بعد پیدائش مختلف انواع کی حیوانی و نباتاتی اغذیہ سے اس کا جسم ترقی کرتا کرتا اس حد تک بالغ ہو جاتا ہے جہاں سے وہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس کے جسم کی ترقی کا انحصار اغذیہ اور دیگر لوازم حیات کی نوعیت پر ہوتا ہے۔ اگر عمدہ اغذیہ اور مناسب لوازم میسر آئیں تو جسم کا نمو زود تر اور زیادہ تر ہوگا۔ وگرنہ ناقص غذائیں اور غیر مناسب لوازم ہوں۔ تو بہ دیر اور کمتر ہوگا۔ لیکن یہ یاد رہنا چاہئیے کہ غذائیں کسی جسم کو اس کی قابلیت کے اندازے سے زیادہ اور جلدی نہیں بڑھا سکتیں یعنی غذاؤں کا عمل اجسام میں ان کی قابلیت کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ وہی غذائیں بعض اجسام کو بہت جلدی اور بڑی مقدار میں ترقی دینے کا موجب ہوتی ہیں۔ اور بعض کو دیر بعد اور کم پیمانے پر بڑھانے کا سبب۔

پھر غذائیں جیسا قالب پہلے بنا ہوگا اسی کو بڑھاتی چلی جائیں گی۔ اس میں کسی عضو کی زیادتی کا باعث نہیں ہو سکتیں۔ اگر کسی جسم کی ایک ہی ٹانگ ہو تو غذائیں اس کے لئے دوسری ٹانگ مہیا نہیں کر سکتیں۔

جو مناہج جسمانی نظام کے ہیں۔ بعینہ وہی روحانی نظام کے ہیں۔ چنانچہ روحانی ہستی کے حاذق طبیب نے فرمایا ہے کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو۔ خدا کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہیں ہو سکتا۔ یعنی بیشک روحانی قالب میں زندگی اور نمو کا انتفاع کلام اللہ کی خوراک کے وسیلے ہوتا ہے مگر اس خوراک سے مستفید ہونے کے لئے نئی پیدائش شرط ہے۔ روحانی اغذیہ کے لئے ان کے مناسب حال قالب ہونا چاہئے۔ شپرّ کی آنکھیں سورج کی ضو سے فائدہ نہیں اٹھا سکتیں۔ نہ مچھلی کے گلپھڑوں کے لئے ہوا زندگی کا موجب ہو سکتی۔ بمصداق ع

بداں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست

در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

بچہ جب بطن مادر کی سی طرز زندگی بسر کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ بلکہ اس میں نئی طرز یعنی دنیوی طرز زندگی کی قابلیت آجاتی ہے تو اسی وقت اس کی اس مسکن سے قطع تعلق ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بچہ کا قالب جب تک بطن مادر کی طرز زندگی میں رہنے اور پرورش پانے کے قابل ہوتا ہے۔ اسی وقت تک اس قسم کی زندگی کے قواعد کے ماتحت رہتا ہے۔ اور جب نئی یعنی دنیوی طرز زندگی کی قابلیت اس کی طبیعت میں آجاتی ہے تو وہ پچھلے قواعد سے کلیتاً آزاد ہو جاتا ہے۔ اور ازیں بعد اس کی پچھلی طرز زندگی کا خاتمہ یا اس طرز زندگی کی موت ذہنی واقعہ ہو کر بذریعہ تولید نئی طرز کی زندگی کا آغاز اور ہستی وقوع میں آتی ہے۔ اسی طرح روحانی دنیا یا خدا کی بادشاہت میں وہی شخص داخل ہو سکتا ہے جس کا نیا ایمانی قالب بطن تاریکی کے قواعد کی ماتحتی سے آزاد اور نورانی دنیا کی طرز زندگی بسر کرنے کے قابل ہو۔ اور وہ اپنی پچھلی یعنی تاریکی کی زندگی میں مردہ و نیست ہو کر نئی اور روحانی طرز زندگی میں زندہ رہنے کے لئے پیدا ہو۔

جسمانی بچہ جب اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔ تو اس وقت وہ خالی الذہن ہوتا ہے۔ اور بعد کو دنیا میں رہ کر سب قسم کا علم حاصل کرتا ہے۔ ایسا ہی روحانی بچہ بھی خالی الذہن ہو کر بچوں کی مانند پیدا ہونا چاہئے کیونکہ آسمان کی بادشاہت ایسوں (بچوں) ہی کی ہے۔

پس آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے پچھلی زندگی سے مرنے اور نئی زندگی میں پیدا ہونے کی شرط ہے۔ آؤ ہم پچھلی اور پرانی تاریکی کی زندگی کو اس پرانے سال کے ساتھ ہی خیرباد کہہ دیں۔ اور زمین کے نئے دور کے شروع کے ساتھ ہی ہم بھی نئی زندگی میں قدم رکھیں اور جس طرح گذرا ہوا وقت ہم سے ایسا جدا ہو جاتا ہے کہ پھر کبھی نہیں آتا ایسا ہی ہم اپنی پرانی زندگی کو اپنے سے ایسا جدا کر دیں کہ وہ پھر کبھی نہ آئے۔ راقم ... مسٹر ایچ دھرم جیت سنگھ

میرا بڑا دن موگا میں

میں ناظرینِ نورافشاں کی توجہ خاص طور پر موگا کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں جس شہید کا خون مسیحی کلیسیا کی بنیاد ہوا کرتا ہے۔ میں اپنے بزرگ مرحوم پادری جے این ہائیڈ صاحب کو درجہ شہادت تو نہیں دے سکتا لیکن میرا قلم یہ لکھنے کے لئے بالکل آمادہ ہے کہ اس مرد خدا نے اس قدر جانفشانی کے ساتھ موگا کے علاقہ میں خدمت کی کہ خدمت کرتے کرتے تمام جسمانی طاقتیں خرچ کر دیں۔ اور آخر موت کے دروازہ میں سے گذر کر اور اب خدا باپ کی گود میں آرام پذیر ہیں اور فرشتگان کے ساتھ مل کر رات دن تعریف میں لگے ہوئے ہیں۔ صاحب مرحوم کے رحلت فرما جانے کے بعد ہماری مہربان اے پی مشن نے موگا کا انتظام ایک لائق مشنری پادری کارٹر صاحب کے سپرد کیا جن کے نام نامی سے پنجاب اور ہند کے کل مسیحی واقف ہیں۔ صاحب موصوف نے تھوڑے عرصہ کے اندر اندر اس مبارک کام کو یہاں تک خوش اسلوبی کے ساتھ بڑھا دیا ہے۔ کہ آنکھیں دیکھ دیکھ کر خوش اور حیران رہ جاتی ہیں اور قلم بغیر اظہار کے تھم نہیں سکتی ہے۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو میرے خیال میں قریباً ڈیڑھ مربعہ کے اندر اندر موگا مشن احاطہ کی آبادی ہے جس میں کنواں اور باغیچہ اپنی بہار دکھا رہا ہے۔ پادری کارٹر صاحب کی کوٹھی اور پادری سیموئیل جیوا صاحب کی کوٹھی اس احاطہ میں کچھ عجیب رنگ دکھا رہی ہیں۔ ٹریننگ بوائز کی خوبصورت بیرکیں کچھ اور ہی ڈھنگ دکھاتی ہیں۔ شادی شدہ لڑکوں کے مکانات اپنی جگہ کیسے خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ اور جب ہم پرانے ہسپتال کے احاطہ کو جو مشن نے اپنی ملکیت بنا لیا ہوا ہے شامل کرتے ہیں تو عجیب نظارہ آنکھوں کے روبرو آجاتا ہے۔ صفائی اس قدر مشن احاطہ میں موجود ہے کہ طبیعت صفائی کو دیکھ کر خوش ہوتی ہے جن غریب لوگوں کو غیر مسیحی نظر حقارت سے دیکھا کرتے تھے آج اُن کی صفائی اور زبان کی مٹھاس کو دیکھ کر آسمانی باپ کی تعریف کر رہے ہیں سچ مچ خداوند یسوع کے لہو میں عجیب قدرت ہے۔

خدا کے نزدیک ہے ادنےٰ یہ کام
ہے قدرت میں اس کے برابر تمام
دولت وروں کو وہ کر دے فقیر
فقیروں کو اک دم میں کر دے امیر
اچنبے دکھاتا ہے سب کو مدام
گرانا اُٹھانا اُسی کا یہ کام

جب سے پادری ہائیڈ صاحب مرحوم موگا سے امریکہ فرلو پر گئے اور امریکہ جا کر اس فانی دنیا سے کوچ کیا۔ اُس کے بعد پھر مجھ کو موقعہ موگا کے بڑے دن میں شریک ہونے کا نہیں ملا۔ یہ میرا پہلا موقعہ ہے کہ میں موگا میں بڑا دن کروں۔ اور میرا دل اندر ہی اندر اس بڑے دن کی خوشی اور جوش و خروش کو دیکھ کر کیسا اُچھلتا رہا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ بہشت کی پاک ہوائیں چل رہی ہے۔ صاحبان میرے اس مضمون کو عاشقان مسیح خوب سمجھینگے۔ اور وہ صاحب بھی جو سیالکوٹ کنونشن اور دیگر کنونشنوں میں شریک ہو چکے ہیں میں تو اپنے مضمون کا ہیڈنگ موگا کنونشن کے نام سے نامزد کرنا چاہتا تھا لیکن کئی ایک خیال مانع ہوئے جن کی وجہ سے رُک گیا۔ خیر وقت آتا ہے کہ موگا میں کنونشن ہو۔ خداوند کے نزدیک کوئی انہونی بات نہیں ہے۔ پادری سیموئیل جیوا صاحب جن کی زیر نگرانی ٹریننگ بوائز سکول ہے۔ انہوں نے اپنے سکول کے لڑکوں کو اس قدر اخلاقی اور روحانی تعلیم دے رکھی ہے کہ لڑکے نہایت ہی سنجیدگی اور روحانی جوش میں برابر تین رات دن گیت اور غزلیں گا گا کر کھنجریوں اور طبلہ اور ڈھولکی اور ہارمونیم باجے کے ساتھ خداوند مسیح کی حمد و ستائش کے نعرے بلند کرتے رہے خدا کو آسمان پر تعریف اور زمین پر صلح گویا صلح کی تعریف اور آدمیوں سے میل گویا میل کی تعریف ہوتی رہی میل ملاپ اور محبت کی پاک روح اپنا پورا پورا کام کر رہی تھی۔ خداوند مسیح کے تولد ہونے کی غرض پوری ہوتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ اور خداوند مسیح کے کفارہ کو جلال مل رہا تھا جلسہ کی تعریف یہاں تک بڑھ گئی کہ صلیب کے سر پر جلالی تاج رکھا گیا۔

خداوند کے فضل سے ہمارے درمیان کئی بزرگ بھی آموجود ہوئے جنہوں نے ہم کو نیک نصیحتوں اور پر جوش کلام سے مؤثر کیا۔ اوّل پادری یوآنگ صاحب ڈی ڈی اور دوئم ڈاکٹر گرسولڈ صاحب ڈی ڈی بھی ہماری روحانی خوشیوں کو تقویت دینے اور بڑھانے کے باعث ہوئے۔ دیہات کے مسیحی بڑے شوق اور محبت کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ نہ صرف آدمی بلکہ عورتیں اور بچے بھی۔ خداوند کا شکر ہو جس نے اس علاقہ کے دیہاتی مسیحیوں کے اندر اس قدر جوش پیدا کیا ہے کہ وے جلسہ کی تکلیفوں کو خوشی سے برداشت کرتے رہے اور ہمارے ساتھ ملکر روحانی گیت اور غزلیں برابر گاتے رہے۔ آرام اور نیند کی پرواہ تک نہ کی۔ ہر ایک کی خوشی یہ ہوتی تھی کہ وہ کسی بھائی یا بہن کی خدمت کرے اور جلسہ میں شرکت رکھنے والوں کے سر پر اگر کوئی دیہاتی بھائی کیس دیکھتا تھا تو خود بخود وہ آپ کو اپنی خدمت سمجھنے لگ جاتا تھا۔ کہ اس آدمی کے سر سے کیس جو گرو گوبند کی نشانی ہے اتارتے ہیں اور اسی وقت وہ بال اُتار دیئے جاتے تھے پچی



مسیحیت کی جے ہوتی ہیں۔ اودہ موگا کے علاقہ کا پاسٹر پادری ہری سنگھ کیسا خوش نصیب ہے جس کو ایسی خوبصورت روحانی کلیسیا ملی ہوئی ہے۔ اس کلیسیا کا یہ حال ہے کہ وہ دل کھولکر اپنے پاسٹر کو عزت دیتی ہے کیوں نہ دیوے عزت حاصل کرنے کا بھید پاسٹر کی اپنی شخصی زندگی میں موجود ہے۔ وہ خداوند کے کلام کے سنہلے اصول کو اپنی زندگی کی رفتار اور گفتار کا مدعا تصور کرتا ہے کہ جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے سلوک کریں ویسا ہی تم بھی لوگوں سے سلوک کرو۔

یہ بڑے دن کا جلسہ بالخصوص دیہاتی مسیحیوں کی بیداری کے لئے اور بالعموم کارندوں اور ہر ایک شریک کی روحانی ترقی کا باعث ثابت ہوا ہے۔ پادری کارٹر صاحب ۳ برس سے برابر بڑے دن کو ایک جلسہ منعقد کرتے رہے ہیں لیکن یہ جلسہ گزشتہ بڑے دن کے جلسوں سے سبقت لے گیا ہے۔ خدا کا شکر اور اس کے پاک نام کی تعریف ہو۔ کارندوں اور سکول کے طالب علموں نے اسی بات پر اکتفا نہیں کیا کہ وے اس بڑی بھاری خوشی کی خبر کو اپنے ہی مشن احاطہ کے اندر محدود کریں۔ بلکہ اُنہوں نے تین بجے صبح اُٹھکر اپنے سازوں کو تیار کیا اور گولوں اور اناروں اور ہوائیوں کو ساتھ لے کر موگا بازار کو گاتے ہوئے اور یسوع مسیح کی جے کے نعرے مارتے ہوئے روانہ ہوئے اور موقعہ پا کر بلند آواز سے گواہی دیتے تھے کہ آج داؤد کے شہر بیت اللحم میں تمہارے لئے نجات دہندہ پیدا ہوا ہے۔ اور وہ خداوند یسوع ہے وہ اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے بچائیگا اور اس کے بعد وہ گولے اور انار اور ہوائیں چلاتے تھے ؎

خوشی کی خبر ہے آشکارہ کہ یسوع آیا ہو۔

ہمارا ہو کر خدا کا نجات وہ لایا ہے

میں ساتھ ہی ایک اور خوشی کی خبر آپ کو دینا چاہتا ہوں کہ خداوند نے ہمارے مہربان اور مسیحی غیرت مند کنور رگبیر سنگھ ڈپٹی موگا کو ان مذکورہ بالا ایام میں ہمارے ساتھ شریک رکھا۔ وہ ہماری ہر ایک روحانی خوشی میں برابر حصہ لیتے رہے اور سنجیدہ طور پر ہم کو مسیحی دوڑ میں آگے بڑھنے کے لئے اُبھارتے رہے۔ ہماری کھیلوں کی کمیٹی کے چیرمین آپ ہی تھے۔ شروع سے لے کر آخر تک اس کام کو نہایت مہربانی اور محبت کے ساتھ انجام تک پہونچایا۔ تقسیم شرکا باہر والے شریک ۱۹۹ خاص موگا شہر کے ۱۳، استاد اور ریچر ۵۴ مہمان ۳۴ کل حاضرین جلسہ ۳۰۴ تھے۔ اتوار کی پاک عشاء ربانی میں جنہوں نے عشائی ان کی تعداد ۲۰۷ آدمی ۱۷۷ اور عورتیں ۳۰ تھیں۔ جلسہ کی خاص برکت دعا میں قوت اور گواہی اور اسپات کا شوق کہ ہم اپنے اپنے گاؤں جاکر اپنے رفتہ واروں کو محبت سے مجبور کرینگے۔ کہ وہ خداوند مسیح کو ایک دم قبول کریں۔ ورنہ ہمارا اور اُن کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خداوند کے فرزند کا بعل کے فرزندوں کے ساتھ کیا رشتہ

اب میں اخیر میں ناظرین نورافشاں سے ملتمس ہوں کہ وے دیہاتی مسیحیوں کے لئے دعا کریں جو بڑے دن کے جلسہ میں شریک ہوئے تھے۔ اور بڑے بڑے وعدے خداوند کے ساتھ کر گئے ہیں خداوند پاک روح اُن کی ہدایت کرے کہ وے اُس نیک خدمت کو جلد انجام دیویں اور کارندوں کے لئے بھی دعا کریں تاکہ کارندے اپنی اپنی بلاہٹ کو مدنظر رکھیں اور اس طرح سے ہند میں اور تمام دنیا میں روحانی کلیسیا کا وجود جلد قائم ہووے۔ آمین ثم آمین

احقر۔

سلامتی کا بشیر

چمن خاں از اے پی مشن موگا۔

پادری اے پی کیلسو صاحب مرحوم آنجہانی

"اور الیسع نے یہ دیکھا اور چلایا۔ اے میرے باپ میرے باپ اسرائیل کی رتھ اور اُس کے سوار بھی"۔ ۲ سلاطین کی کتاب دوسرا باب ۱۲ آیت

گزشتہ اتوار رات کو ہند سے ایک ولی مشنری اُٹھ گئے۔ پادری اے پی کیلسو صاحب سچ مچ ہمارے لئے ایک رتھ اور سوار بھی تھے جنہیں کو اُنہوں نے انبالہ چھاؤنی کے گرجہ میں بڑے دن کا وعظ سُنایا اور بڑی خوشی کے ساتھ سب سے جُدا ہوئے۔ کہ پھر اتوار کو وہ وعظ سنائیں گے وعظ بنا کر اپنی بائبل میں رکھا لیکن دوپہر کو اُن کے دل میں درد اُٹھ کھڑا ہوا اور گیارہ دیا بارہ گھنٹے کا سخت دکھ اُٹھا کر ابدی آرام میں داخل ہو گئے۔ ہم کل وہاں پہونچے اور دیکھا کہ ایک فرشتہ اپنی آنکھیں بند کئے سو رہا ہے۔ یا یوں کہو کہ وہ فرشتہ تو اُڑ گیا مگر اُسکا آشیانہ پڑا ہوا ہے اور اس کی بھی رونق ظاہر کر رہی تھی کہ اس میں کون رہتا تھا۔ ہم مٹی کو مٹی اور خاک کو خاک کے سپرد کر کے اور اُن کی میم صاحبہ اور عزیز دختر کو روتے ہوئے چھوڑ کر واپس آئے اُنکی بیماری اور آخری ایام کا احوال اُمید ہے کہ پادری اُپل صاحب لکھیں گے لیکن میں صرف چند باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو میرے شخصی تعلق میں آئیں۔ شاید کہ بہت سے طلبا میں سے مجھ ہی کو زیادہ عرصہ تک اُنکی صحبت میں رہنیکا شرف حاصل رہا۔ دو برس تک اُنکے قدموں پاس بیٹھکر میں نے خدا کا کلام سیکھا اور قریب ۵

برس تک اُنہیں کے زیر اہتمام سمنزی میں تعلیم دینے کا اعزاز حاصل رہا۔

(۱) پادری کیلسو صاحب ہمارے اُستاد تھے جس طرح قدیم ہند میں گرو کل کے اچاریہ ہوتے تھے اور طالب علم اُن اچاریوں کو نہ فقط استاد بلکہ اُنکو اپنا باپ تصور کرتے تھے اسی طرح صاحب مرحوم ہمارے اُستاد اور باپ دونوں تھے۔ وہ ہم کو پڑھاتے تھے۔ ہماری پرورش کا فکر کرتے تھے ہماری روحانی زندگی کی نگرانی کرتے تھے۔ ہمارے دکھ سکھ اور رنج وغم میں شریک ہوتے تھے۔ پس اگرچہ وہ اپنے لباس اور وضع قطع میں مغربی استاد تھے تاہم اپنی شخصیت اور طبیعت سے وہ ہمارے لئے ایک مشرقی اچاریہ بن گئے تھے۔

(۲) وہ بڑی محنت اور جانفشانی سے تعلیم دیتے تھے صبح سویرے اُٹھ کے ہم اُن کے پاس یونانی پڑھنے کو جاتے تھے۔ حاضری کے بعد پھر مدرسہ میں ہم کو پڑھاتے تھے۔ علاوہ اس کے وہ اپنے بچوں کو آپ ہی تعلیم دیتے تھے جس کے نتیجہ سے اُن کے تینوں صاحبزادے اعلے تعلیمی رتبوں پر پہونچگئے وہ ہر روز پڑھاتے تھے لیکن تھکتے نہیں تھے۔

(۳) استاد کی خاص خوبی فقط تعلیم دینے کی لیاقت میں نہیں۔ بلکہ تعلیم پانے والوں کو کچھ بنانے میں ہے پادری صاحب مرحوم اس بنانے کے فن میں بڑے ماہر تھے۔ انکی دستکاریاں پنجاب یو۔پی۔ راجپوتانہ کی پرسبیٹرین کلیسیاؤں اور علاقہ جات میں جابجا نمایاں ہو رہی ہیں کسی ہندوستانی خادم الدین یا اسسٹنٹ سے پوچھو جس نے اُن سے تعلیم پائی کہ آپ اپنی اس حیثیت تک کیسے پہونچگئے تو جواب یہ ملیگا کہ پادری کیلسو صاحب مرحوم کے طفیل سے۔ وہ ہماری طرح کتنے ہی ان گھڑت اور نکمے پتھروں کو لے کر اور اُن کو تراش کر خدا کی ہیکل میں اُس کی مناسبت کے

مطابق لگا دیتے تھے وہ سچ مچ آدمیوں کے بنانے کا ڈھنگ جانتے تھے۔

(۴) پادری صاحب مرحوم کاریگر تو تھے لیکن وہ ڈھنڈورچی نہیں تھے۔ وہ اپنی خدمت خاموشی میں کرتے تھے۔ اور کبھی اپنی شہرت نہ ڈھونڈتے تھے۔ وہ بڑی گہرائی میں رہتے تھے۔

(۵) اس گہرائی میں اُن کی زندگی کی بڑی خوبی محبت تھی وہ ہم کو پیار کرتے تھے اور ہم اُن کو پیار کرتے تھے۔ دونوں میاں بیوی ہمارے باپ اور ماں تھے۔ وہ ایک عجیب جوڑا تھا۔ اُن کے درشن سے ہمارے دل میں تعظیم اور محبت پیدا ہوتی تھی۔ اُن کی میم صاحبہ رات رات بھر ہمارے بیماروں یا مردوں کے پاس بسر کرتی تھی۔ اور صاحب بیاد بھی ایسے مشکل ایام میں کھلے ہاتھ اور کھلے دل سے مدد کرتے تھے۔

(۶) اُن کی محبت انصاف کو نظر انداز نہیں کرتی تھی۔ وہ ایک نہایت منصف پرنسپل تھے۔ اگر شیطان کوئی نازیبا حرکت ہمارے بیچ میں برپا کرتا تھا تو صاحب کو یہ بات معلوم ہوجانے سے وہ شیر کی طرح گرجتے ہوئے شیطان کا مقابلہ کرتے تھے۔ اور اس مقدس مدرسہ کو پاک رکھنے کے لئے ہر طرح سے کوشش کرتے تھے

(۷) صاحب مرحوم کی ایک اور خوبی یہ تھی کہ وہ چغلی نہیں سنا کرتے تھے۔ اگر کوئی صاحب کے پاس کسی کی چغلی لے پہونچتا تھا تو اُس کی شامت آجاتی تھی۔ صاحب فوراً اُس سے کہتے تھے کہ تم جو شکایت لائے اس کو ثابت کرو۔ سو اس ڈر کے مارے کوئی اُن سے کسی کی شکایت نہیں کرتا تھا۔

(۸) صاحب مرحوم دوسروں کے خیالات کی عزت و توقیر کرتے تھے۔ بعض بعض مسائل میں اُن کے خیالات ہمارے خیالوں سے متفرق ہوتے تھے۔ پر تو بھی وہ اُن خیالوں میں ہمارے مخل نہ ہوتے تھے

مثلاً بپتسمہ کی نسبت میرا اور اُن کا خیال مانا نہ تھا اُنہوں نے ہمارے امتحان کے پرچہ میں بھی ایسا کوئی سوال نہیں دیا جس سے اس مضمون کے جواب دینے میں ہم اُن کے خیال سے مجبور کئے جائیں۔ پھر پرسبیٹری اور سینوڈ کے جلسوں میں بھی کبھی کبھی کسی کسی بات پر اتفاق نہیں کرتے تھے۔ لیکن تو بھی وہ ہم سے کبھی ناراض نہ ہوتے تھے

(۹) وہ ایک جنٹلمین تھے۔ اُن کا برتاؤ ہمیشہ چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی شریفانہ تھا۔ گو ہم اُن کے شاگرد تھے۔ اُن کے ماتحت کام کرتے تھے تو بھی وہ ہمارے اُٹھانے بٹھانے اور ہم سے بات چیت کرنے میں وہ شریف سوسائٹی کے قاعدوں کو لحاظ رکھتے تھے اور کبھی یہ خیال نہ کرتے تھے کہ ہم ہندوستانیوں کے ساتھ کچھ فرق ایٹی کیٹ سے برتنا چاہیے۔

(۱۰) اُن کی خوبیاں میں اور کیا بیان کروں۔ ان تمام خوبیوں کا بھید اُستاد حقیقی کی قربت میں رہنے والی زندگی تھی۔ وہ کبھی لوگوں کے سامنے اپنی ڈیووشنل لائف نہیں دکھاتے تھے۔ وہ چپکے چپکے محبوب کی محبت میں مگن رہتے تھے۔ اُن کے وعظ ظاہر کرتے تھے کہ وہ کلام آلہی کی کس گہرائی میں مستغرق تھے اور کلام کے نہایت مشکل دقیق بھیدوں کو نکالکر اُن کو شرح بیان کرتے تھے۔ وہ جوشیلے جھاگ نہ تھے بلکہ وہ نتھرے ہوئے گہرا سمندر تھے۔ خدا اُن کے لپسماندگان کو تسلی دے۔ اور ہندوستان میں ایسے ہی مشنریوں کو بھیجے۔

از بی بی۔ اے۔

سہارنپور۔ سمنری۔

افواہ ہے کہ آئندہ ویسرائے ہند لارڈ کچنر ہونگے۔

مسیح کے کفارہ پر محمدی علماء کا اتفاق

گزشتہ سے پیوستہ

حکمت اوّل مسیح کے کفارہ کے ذریعہ سے خدا نے اہل کتاب پر ایمان کا دروازہ کھول دیا اوّل قرآن سے بعدہ انجیل سے ۲۲ دلیلیں مسیح کے کفارہ کے ثبوت میں پیش کیں ہیں پھر یہ کہ بہت سے اہل کتاب مسیح کے کفارہ پر ایمان لاویں گے سو تمام دنیا ایک کونے سے دوسرے کونے تک مسیحیوں سے بھری ہوئی ہے۔ اور وہ دس فرقہ جو سلمنسر شاہ اسور کے وقت میں خلط ملط ہو گئے وہ ہی اب مسیحی ہو رہے ہیں۔

حکمت دوم۔ رحمت الٰہی کا تقاضا یہ تھا کہ جیسے آدم کے ذریعہ موت آئی (گناہ) اسی طرح مسیح کے کفارہ کے ذریعہ سے ہمیشہ کی زندگی یعنی نجات ملے "عہد عتیق اور جدید کی تمام پیشینگوئیاں جو مسیح کے کفارہ۔ فدیہ منجی ہونے کی بابت مذکور ہیں وہ یہ ہیں کہ ہمارے نسلی گناہ معاف ہوتے ہیں لیکن موجودہ گناہوں کا کفارہ نہیں ہے (ہم موجودہ گناہوں کا بھی کفارہ مانتے ہیں کیونکہ ہر قسم کا گناہ دوزخ میں ڈالیگا) نظیر حسین اپھر فرماتے ہیں کہ مسیحی کفارہ نے جہان میں اپنا بڑا اثر پیدا کیا اور خدا اور انسان کا درمیانی ٹھہر گیا تمطاوس ۲:۵ یہ ہے کہ اس نے دنیا سے شیطانی تسلط کو اٹھا دیا صفحہ ۲۰۔ اپھر فرماتے ہیں کہ مسیحی کفارہ کا یہ اثر ہوا کہ اس کے ذریعہ سے انسان خدا کی طرف کھینچا جاوے بعدہ نیکوکاری کے ساتھ روحانی زندگی کی تکمیل کرنا انسان کا اپنا اختیاری فعل ہے کفارہ کو کچھ دخل نہیں ہے صفحہ ۳۰۔ اپھر فرماتے ہیں کہ بیشک شیطانی تسلط مسیح کے کفارہ سے اٹھ گیا ہے ہاں کل نہیں بلکہ جزوی۔ یعنی مسیح کی دوسری آمد پر ٹوٹیگا (۱) جب ہم امم گذشتہ پر غور کرتے ہیں اور مسیح کی امت کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں تو ہمارا دل صاف گواہی دیتا ہے کہ مسیح کے کفارہ نے اپنا کام پورا کر دیا کیونکہ قرآن بتلاتا ہے کہ انبیاء سابقین کی تمام عمر کی دعوت میں چند اشخاص ایمان لاتے تھے لیکن مسیحی امت کو دیکھا جاوے تو آج تمام دنیا کے کونے اس سے بھرے ہوئے ہیں پس شیطانی تسلط ٹوٹا نہیں ہے تو اور کیا ہے پھر یہ کہ انبیاء کے مذاہب تھوڑے دنوں چلکر غائب ہو جاتے تھے اور پھر گمراہ ہونے لگتا تھا لیکن مسیح کے کفارہ کی بدولت دو ہزار برس سے دن دونی رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے اگرچہ ہزارہا شیطان نے کوشش کی کہ مٹا دے لیکن نہ مٹا سکا کیونکہ یہ انتظام خدا کی طرف سے (اعمال) پھر دیکھو مسیح سے پہلے تمام دنیا بت پرست تھی لیکن آج تمام دنیا جہاں جہاں انجیل اور مسیح کے کفارہ کی خوشخبری پہونچی ہے وہاں سچے خدا کی پرستش ہوتی ہے صفحہ ۱۰۷۔

معزز ناظرین چونکہ آپ صاحبان میں سے اکثر ایسے ہونگے جو ان باتوں سے واقف ہونگے لیکن میرا مسیحی منادوں اور ان صاحبان کی بہتری ہے جو محمدیوں میں کام کرتے ہیں واقف ہو دیں یہ باتیں نئی نہیں ہیں لیکن ہمیشہ جاگتے رہنا اچھا ہے۔ اور یہ خوشی بھی ہمیں ان واقعات سے ہوتی ہے۔ کہ ہماری مشقتیں بیکار نہیں جاتیں۔ مسیح کا کفارہ لوگوں کے دلوں کو تسلی دے رہا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ جھوٹے مذہب جو انسان کی ساخت ہیں صفحہ دنیا سے مفقود ہوتے جاتے ہیں لیکن خدا کا حقیقی مذہب جو اسی کی بنیاد ہے ہمیشہ مضبوط اور قائم ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ علماء مسیح کے خون کو نظر احسان سے دیکھتے ہیں خدا سے دعا ہے کہ جلد اہل اسلام مسیح کے کفارہ کو قبول کر لیویں اور حیات ابدی کے وارث ہوویں اور جھوٹی باتوں سے اپنے دل کو ہٹا کر حقیقی اور مستقیم راہ کو پکڑ لیں "خطاؤں نے ہمیں مغلوب کیا ہے ہمارے گناہوں کا کفارہ تو ہی کرے گا زبور ۶۵: ۳" "ہم جو ہنوز کمزور تھے مسیح عین وقت پر ہم گنہگاروں کا کفارہ ہوا رومی ۵: ۶" "اس نے ایک ہی قربانی گذراننے سے مقدسوں کو ہمیشہ کے لئے کامل کیا عبرانی ۱۰: ۱۴" "اب یسوع مسیح میں ہو کر تم جو آگے دور تھے مسیح کے لہو کے سبب نزدیک ہو گئے ہو کیونکہ وہی ہماری صلح ہے۔ جس نے دو کو ایک کیا افسی ۲: ۱۳" پس خدا مسلمانوں کو توفیق عنایت فرماوے کہ وہ مسیح کے کفارہ پر ایمان لا کر مسیح میں پیوستہ ہو جاویں اور اس کو حقیقی دوست خیال کریں۔

راقم۔
نظیر حسین تھیالوجیکل سیمنری
سہارنپور۔

ضرورت

ہوشیارپور کے ڈینی ہسپتال میں جو کہ عورتوں اور بچوں کے لئے ایک مسیحی سب اسسٹنٹ سرجن عورت کی ضرورت ہو۔ درخواستیں مسز اے۔ بی گولڈ ایم ڈی کینیڈین لیڈی پنجاب مشن ہوشیارپور کے نام آنی چاہئیں

ضرورت

ایک ہوشیار تجربہ کار اور سند یافتہ مسیحی کمپونڈر اور ڈریسر جو ڈاکٹر کی غیر حاضری میں بخوبی کام چلا سکتا ہے۔ اور پوسٹ مارٹم بھی بخوبی کرتا ہے اگر کسی صاحب کو اس کی ضرورت ہو تو ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب منیجر نور افشاں کی معرفت طلب فرماویں

سودیشی گرم کپڑا

مفصل فہرست سندات و نرخنامہ درخواست پر مفت مل سکتی ہے۔

کشمیری پٹی لوئی چارخانہ پٹی چادر وغیرہ میوجات سیب انار انگور سردہ بادام کشمش پستہ چلغوزہ اخروٹ مغز بادام گری اخروٹ زردآلو منقہ انجیر زرشک آلو بخارا خانی آبجوش گچھیاں ہینگ پاپڑ وڑیاں زیرہ ہر ایک چیز منگوا سکتے ہیں۔

نرخ پٹی جو فی تھان پورے سوٹ کے لئے کافی ہے سات روپیہ سے بارہ روپیہ تک نرخ لوئی ایک بڑی سفید ۶ روپیہ سے گیارہ روپیہ تک۔

نوٹ۔ چونکہ کشمیری پٹی ہاتھ کی دستکاری ہے اس لئے ہر ایک تھان کی زمین و رنگت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ اس واسطے نمونہ ارسال نہیں ہو سکتا۔ المشتہر۔

ہر بھگوان پنساری شہر راولپنڈی۔

ارزان جیب گھڑیاں

گارنٹی ایک سال محصولڈاک وغیرہ مفت

اصلی روسکوپ ۱۲ؔ۔ ایک ہفتہ کی چابی والی ۱۲ؔ ریٹا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لعہ لور کلائی کی ۔ ۔ ۔ لعہ سلینڈر کلائی کی ۱۲ؔ۔ ریلوے ریگولیٹر ۱۲ؔ سونڈر ۸ جول والی لعہ اصلی آٹھ جول والی ۱۲ؔ سگنل ۸ جول والی لعہ سگونجر ۸ جول والی ۱۲ؔ

ہمارے یہاں سستی سے سستی گھڑیاں بھی موجود ہیں ڈیڑھ روپیہ سے سوا دو روپیہ تک کی۔ اس کے علاوہ ہمارے یہاں آفس کلاک ہارمونیم ہر قسم کی تصویریں دستی و عکسی عمدہ سے عمدہ سنہری ورد پہلی۔ گھڑی کی زنجیریں ہر قسم فینسی چیزیں آفس مکان و دوکان میں استعمال کی بہت ہی سستی ہمارے یہاں سے مل سکتی ہے۔

المشتہر۔ ایم۔ ایل الفرڈ اینڈ کو

گرگی پاڈا چال نمبر ۲ بمبئی نمبر ۱

اشتہار

اطلاع دیجاتی ہے کہ

انجمن عالمگیر تلاوت کنندگان بائیبل

کی فہرستیں بابت ۱۹۱۶ء اردو فارسی میں

اب تیار ہیں قیمت فی جلد ایک آنہ ۱ر

ذیل کے پتے سے مل سکتی ہیں۔

مس این وائیلی

مشن کمپونڈ۔ لودیانہ۔ پنجاب

کشمیری سوغاتیں ۱۲ؔ

ٹپو خوش رنگ وچارخانہ برائے سوٹ و اور کوٹ فی تھان ... کشمیری شال ... نمدے ... ٹوپی ٹپو انگریزی فیشن ۱۲ر ... میز پوش ... پلنگ پوش ... تکیہ غلافین ... فرش ... فیگر مربع کیسر ... فیتولہ وغیرہ وغیرہ مکمل فہرست ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر ارسال خدمت کیجاتی ہے۔

المشتہر۔ دینا ناتھ دیوان چند شال مرچنٹس

سری نگر (کشمیر)

وارجلنگ پہاڑ

کی سب سے عمدہ ولائیتی تازہ چائے

نمبر ۱ پیکو چائے قیمت فی پونڈ ایک روپیہ چار آنہ ۱ؔعہ

نمبر ۲ پیکو سوچانگ چائے قیمت فی پونڈ ایک روپیہ ۱ؔعہ

نمبر ۳ بروکن مکسڈ چائے قیمت فی پونڈ بارہ آنہ ۱۲ر

پیکنگ اور پوسٹیج علیحدہ ۱۰ پونڈ یکمشت کے خریدار کو پیکنگ مفت۔ مشتہر کا ایڈرس انگریزی میں لکھیں ایڈریس

الیف ویسراج۔ کالم پونگ۔ ضلع وارجلنگ۔

کرسچین بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفہ کارخانجات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے۔ امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں شرح خرچ خوراک مع فیس طالب علم ... اگر ایک خاندان سے ۲ ہوں ... ۳ ہوں ... دھوبی اور کتب کا خرچ علاوہ ہوگا۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں چرخ کرسنگ کولہو جلد گیراسم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت چرخ ... کولہو ... تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب بی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائیلی جادر نے چھپا